السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس شخص کی یادداشت ختم ہوجائے اور جو بے ہوش ہو، کیا ان کے لیے بھی شرعی احکام لازم ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان پر عبادات کو اسی صورت میں واجب قرار دیا ہے جب وہ وجوب کا اہل ہو یعنی وہ صاحب عقل ہو اور اسے اشیاء کا ادراک ہو، لہٰذا جو شخص بے عقل ہو اس کے لیے احکام شریعت لازم نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ چھوٹا بچہ جسے برے بھلے کی تمیز نہ ہو اس پر بھی لازم نہیں ہے بلکہ وہ بچہ جو ابھی بالغ نہ ہو وہ بھی مکلف نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے، اسی طرح وہ کم عقل جو ابھی حد جنون کو نہ پہنچا ہو اور بڑی عمر کا وہ شخص جس کی یادداشت ختم ہوگئی ہو ان پر بھی نہ نماز واجب ہے اور نہ روزہ کیونکہ جس شخص کی یادداشت ختم ہوگئی ہو وہ اس بچے کی طرح ہے جسے اچھی بری بات میں تمیز نہ ہو، اس سے احکام شریعت کی پابندی ساقط ہوگی اس پر احکامات شرعیہ لازم نہ ہوں گی۔

جہاں تک مالی واجبات کا تعلق ہے تو وہ اس کے مال میں واجب ہوں گے، خواہ اس کی یادداشت ختم ہوگئی ہو، مثلاً: زکوٰۃ اس کے مال میں واجب ہوگی۔ اس کے ولی کے لیے واجب ہوگا کہ وہ اس کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے کیونکہ وجوب زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خُذ مِن أَمو‌ٰلِهِم صَدَقَةً تُطَهِّرُهُم وَتُزَكّيهِم ... سورة التوبة ١٠٣

''ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے رہو گے۔''

: تو یہاں یہ فرمایا ہے کہ خُذ مِن اَموالِہِم ''ان کے مال میں سے قبول کرلو'' اور یہ نہیں فرمایا کہ ان سے قبول کرلو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے فرمایا تھا

فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ» (صحيح البخاري، الزكاة، باب وجوب الزكاة، ح: ١٣٩٥ و صحيح مسلم، الايمان، باب الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام، ح: ١٩)۔»

''لہٰذا انہیں آگاہ کردو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقیروں میں تقسیم کردیا جائے گا۔''

لہٰذا مالی واجبات اس شخص سے بھی ساقط نہیں ہوتے جس کی یادداشت ختم ہوگئی ہو۔ لیکن بدنی عبادتیں، مثلاً: نماز، طہارت اور روزہ جیسی عبادات اس شخص سے ساقط ہوجاتی ہیں کیونکہ وہ بے عقل ہے اور جس شخص کی عقل بے ہوشی اور مرض وغیرہ کی وجہ سے زائل ہوجائے، اکثر اہل علم کے قول کے مطابق اس پر نماز واجب نہیں ہے، اس لئے اگر مریض ایک یا دو دن بے ہوش رہے تو اس پر قضا لازم نہیں ہے کیونکہ اس میں عقل نہیں ہے اور اسے سوئے ہوئے انسان کی طرح بھی قرار نہیں دیا جاسکتا، جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا» (صحيح البخاري، المواقيت باب من نسى صلاة فليصل اذا ذكر، ح: ٥٩٧ و صحيح مسلم، المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، ح: ٦٨٤ (٣١٥) واللفظ له»

''جو شخص کوئی نماز میں سے سویا رہے یا بھول جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے، اسے پڑھ لے۔''

کیونکہ سوئے ہوئے شخص میں ادراک ہے اگر اسے اگر بیدار کیا جائے تو وہ بیدار ہوسکتا ہے لیکن بے ہوشی میں مبتلا انسان کو اگر بیدار کیا جائے تو وہ بیدار نہیں ہوسکتا، یہ اس صورت میں ہے جب بے ہوشی بغیر سبب کے ہو اور اگر اس کا کوئی سبب ہو، مثلاً: بھنگ وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے بے ہوش ہوا ہو تو اسے بے ہوشی میں گزری ہوئی نمازوں کی قضا ادا کرنی ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 234